# حضرت مولانا محمد احمد الدین مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

## ابتدائی حالات:

آپؒ کا اسم گرامی محمد احمد الدینؒ ابنِ غلام محی الدین احمدؒ ابنِ میاں محمدؒ ابنِ حافظ محمد حسنؒ ابنِ مولانا ابراہیمؒ ہے۔ آپؒ کی ولادت مبارک ۱۳۰۷ھ بمطابق 1889ء کو مکھڈ شریف میں ہوئی۔ آپؒ کی والدہ محترمہ ڈھوک لام (کھڑپہ تحصیل پنڈی گھیب) کی رہنے والی تھیں۔ آپؒ کے دو بھائی تھے۔ جن کے اسمائے گرامی حضرت مولانا محمد الدینؒ (م 1975ء۔ مدفن: مکھڈ شریف (اٹک) اور حضرت مولانا غلام زین الدینؒ (م۔1978ء۔ مدفن: ٹبہ شریف، ترگ (میانوالی) ہیں۔ آپؒ کی دو ہمشیرہ کی شادیاں تونسہ مقدسہ میں ہوئیں۔ ایک کی شادی حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ تونسویؒ اور دوسری کی حضرت خواجہ غلام مجتبیٰؒ کے ساتھ ہوئی۔

## ابتدائی تعلیم:

آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مکرمؒ اور چچا حضرت مولانا شمس الدین مکھڈیؒ (م 1912ء) سے حاصل کی۔ آپؒ کے ہم درس دوستوں میں حضرت مولانا گل شیر (ملھووالی) اور محمد ہاشم قریشی (تراپ) کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ آپؒ نے ۶ ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔

## ازدواج و اولاد اطہار:

آپؒ نے دو شادیاں کیں۔ ایک للیانی شریف (سرگودھا) سے حافظ میاں غلام رسول کی صاحبزادی کرامت بی بی سے ہوئی۔ دوسری میرا شریف (پنڈی گھیب۔ اٹک) حضرت فقیر عبداللہؒ کی ہمشیرہ سے ہوئی۔

پہلی شادی سے دو صاحبزادے تولد ہوئے۔ حضرت مولانا شرف الدین چشتیؒ جن کا 13 سال کی عمر میں للیانی شریف میں وصال ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔ دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (پانچویں سجادہ نشین، خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی) آپؒ کا وصال 2 شعبان المعظم، 1429ھ مطابق 8 اگست 2008ء کو ہوا)۔ پہلے عقد سے ہی حضرت مولانا خواجہ محمد احمد الدین چشتی مکھڈیؒ کی ایک صاحبزادی صغریٰ بی بی اللہ رب العزت نے عطا کی، جو بچپن میں وصال فرما گئیں۔ دوسری شادی سے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ تیسرے صاحبزادے فوت شدہ مختون تھے۔ بڑے صاحبزادوں کے اسمائے گرامی حضرت مولانا شرف الدینؒ اور حضرت مولانا محمد علی (م ۲۲ شوال 1433ھ مطابق 23 ستمبر 2011ء) ہیں۔

## اسفار:

چونکہ آپؒ کا عہد مسلم امہ کے زوال کا عہد ہے اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمان تو فرنگی حکمرانوں کے زیر نگیں زندگی گزار رہے تھے۔ یہ بات آپؒ کو ہمیشہ گراں گزرتی۔ مسلمانوں کی آزادی کے لیے آپؒ نے عملاً جہاد میں حصہ لیا۔ اس مقصد کے لیے افغانستان، بخارا تک کا سفر فرمایا۔ افغانستان کے سفر میں عبیداللہ سندھی بھی آپ کے ہم سفر رہے۔ یہ سفر آپؒ نے پیدل فرمایا۔ خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے موجودہ اور ساتویں سجادہ نشین پروفیسر ڈاکٹر محمد ساجد محمود نظامی دامت برکاتہم اپنے والد مکرم جناب حضرت مولانا فتح الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں ''دادا حضور (حضرت مولانا محمد احمد الدین مکھڈیؒ) سفرِ افغانستان کے بارے میں بتاتے کہ راستہ میں اتنے اونچے اونچے پہاڑوں سے سامنا ہوا کہ صبح پہاڑ پر چڑھنا شروع کرتے اور چوٹی تک پہنچتے شام ہو جاتی۔ رات وہیں آرام فرماتے۔ صبح جب روشنی پھیل جاتی تو دوبارہ سفر شروع کر دیتے۔ افغانستان میں آپؒ کی ملاقات وہاں کے صدر امیر امان اللہ سے بھی ہوئی۔ فرماتے تھے ایک دن مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے گئے تو امیر امان اللہ اپنے محافظ سپاہیوں کے ساتھ مسجد میں آیا۔ انھوں نے سروں پر سبز ٹوپیاں رکھی ہوئی تھیں۔ نماز سے پہلے انھیں اتارا تو نیچے سفید ٹوپیاں پہنے تھے۔ امیر امان اللہ نے خود

جمعہ کا خطبہ پڑھا پھر نماز کی امامت کی۔ دادا حضورؒ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد کا منظر گھوم گیا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد میں بے اختیار امیر امان اللہ سے لپٹ کر زار و قطار رونے لگ گیا۔ جب حضرت غلام محی الدین احمدؒ کا 1920ء میں وصال ہوا تو آپؒ افغانستان ہی میں تھے۔ ایک تاجر پراچہ کے ذریعے آپؒ کو اپنے والد مکرم کے وصال کی خبر پہنچی۔ اُس وقت آپؒ کا ایک بازو بھی ٹوٹا ہوا تھا۔ دورانِ سفر کسی حادثے میں یہ تکلیف پہنچی۔ آپؒ فوراً اپنے آبائی گاؤں مکھڈ شریف واپس آئے اور خانقاہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوئے۔ ان اسفار کے علاوہ دہلی میں مولانا محمد علی اور شوکت علی سے ملنے کئی بار تشریف لے گئے۔ ان اسفار کا مقصد احیائے اسلام تھا اگر چہ ان تحریکوں کے سربراہان کسی اور کے اشارے پر کام کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ رام پور اور حجاز مقدس کی طرف بھی عازم سفر ہوئے۔ دو بار حج کی سعادت عظمیٰ حاصل کی۔ پہلی بار 1925ء میں جب آپؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا محمد فضل الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ تھے۔ اور دوسری بار حضرت خواجہ محمود غریب نواز تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ قطب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں 1955ء میں حجاز مقدس کا سفر نصیب ہوا۔ اس بار اہل خانہ بھی ساتھ تھے۔ کراچی سے بحری سفر فرمایا۔

## بیعت و خلافت:

آپؒ کی بیعت حضرت خواجہ اللہ بخش کریم تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور خلافت حضرت خواجہ اللہ بخش کریم تونسوی رحمۃ اللہ علیہؒ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمود غریب نواز تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے عطا ہوئی۔ اپنے والد مکرم حضرت مولانا غلام محی الدین احمدؒ کے وصال کے بعد سجادگی کا حکم بھی حضرت خواجہ محمود غریب نواز تونسویؒ نے فرمایا۔

## معمولات:

آپ کے شاگرد اور مریدِ خاص مولوی غلام محی الدین (جو 1929ء سے مکھڈ شریف میں خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ میں تا وفات قیام پذیر رہے) کے بقول آپؒ فرماتے کہ کتب خانہ کی کتب کا کئی بار مطالعہ فرمایا۔ آپؒ کا معمول تھا کہ زیادہ وقت کتب خانہ میں گزارتے۔ مہمانوں اور عقیدت مندوں سے ملاقات بھی وہیں فرماتے۔ مطالعہ کتب ہمیشہ آپؒ کا مشغلہ رہا۔ ہندوستان بھر کے مختلف پبلشروں کے نام مکتوبات کتب کی فراہمی کے لیے خود بھی لکھتے۔ بعد میں شاگردوں سے بھی خطوط لکھوا کر کتابیں منگواتے رہے۔ عمر بھر مسلمانوں کی علمی و سیاسی بہتری اور برتری کے لیے کوشاں رہے۔ مکھڈ شریف میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی ترویج کے لیے عملی کوششیں کیں۔ سب سے پہلا پرائمری سکول جو اپریل 1917ء میں مکھڈ شریف میں قائم ہوا۔ اس کی بنیاد ڈالنے میں آپؒ کا اسم گرامی شامل ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اسے ہائی کا درجہ دلوانے کے لیے آپؒ نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کی تحریک میں بھی پیش پیش رہے لیکن کبھی کسی عہدے کے حصول کے لیے کوشش نہیں کی۔ جناب مولوی غلام محی الدین کے بقول محمد علی جناح جب گورنر بنے تو انھوں نے کو بھی بلوا بھیجا تا کہ اپنی کابینہ میں شامل کرے لیکن آپؒ نے اسے پسند نہ فرمایا اور انکار کر دیا۔ اپنے بھائی صاحبان اور دیگر ہم خیال ساتھیوں سے مل کر فوجِ محمدی کی بنا رکھی۔ اس کے اجلاس مختلف اوقات میں مختلف شہروں میں منعقد ہوتے۔ جس میں ملک کے مقتدر علما و فضلا شامل ہوتے۔ اس جماعت کا مقصد احیائے اسلام تھا اور مقامی مسلمانوں کے اندر اسلامی نظام معاشرت کے کاوشیں شامل تھی۔ اصلاحی جماعت فوج محمدی کے اجلاسوں کی کاروائی پندرہ روزہ شمس الاسلام بھیرہ سے شائع ہوتی رہیں۔ ''تاریخ بگویہ میں ڈاکٹر انوار احمد نے بھی ان اجلاسوں کی کاروائی کو شامل کیا ہے۔ خود حضرت مولانا محمد احمد الدینؒ بھی شمس الاسلام میں اصلاحی حوالے سے مضامین لکھتے تھے۔ آپؒ تحریک پاکستان میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ خاکسار تحریک کے ساتھ بھی شامل رہے۔ ایک عرصہ تک جماعت اسلامی کا ساتھ بھی پاکستان میں اسلامی نظام کے احیا کے لیے دیا۔ ملک پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے احیا کے لیے کسی فرد یا تحریک نے آواز اٹھائی تو آپؒ نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔

## وصال مبارک:

آپ کا وصال مبارک بروز ہفتہ، 3 جمادی الاول 1389 ھ مطابق 19 جولائی 1969ء کو مکھڈ شریف میں ہوا۔ آپؒ کی نماز جنازہ دو دفعہ ادا کی گئی۔ پہلی بار آپؒ کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا محمد الدین مکھڈیؒ کی امامت میں ادا کی گئی۔ دوسری نماز جنازہ آپ کے پوتے حضرت مولانا فتح الدین چشتیؒ نے پڑھائی۔ چونکہ وہ مہار شریف (چشتیاں) میں موجود تھے جب یہ جانکاہ خبر پہنچی۔ آپ تشریف لائے تو جنازہ ہو چکا تھا۔ آپؒ کے علاوہ بھی بڑی تعداد میں عقیدت مند حضرات جنازہ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے لہذا نمازِ جنازہ دوسری مرتبہ ادا کی گئی۔ یہ سعادت اعلیٰ آپؒ (حضرت مولانا فتح الدین چشتیؒ) کے ہاتھ آئی کہ اس مردِ قلندر کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؒ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پاک کے شرقی جانب آسودہ خاک ہیں۔

..................☆☆☆..................